378

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

از الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

جلد ۲۵ | ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۱۶ جون ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ - جون - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے کان میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت چند دنوں سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ظنونِ فاسدہ کے پیرو الٰہی سلسلہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے

"آج جس قدر بعض لوگوں میں بدخیالات و ظنونِ فاسدہ پیدا ہو گئے ہیں۔ میں ان سے کچھ آزردہ نہیں۔ اور نہ ایسے لوگ میری کارروائیوں کو کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں ہمیشہ سے اکثر لوگ سریع التغیر اور کچے خیال کے ہوتے رہے ہیں۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بھی ہیں۔ مگر ایسے لوگ نہ اپنے شمول سے کوئی برکت زیادہ کرتے ہیں۔ نہ اپنے مخالفانہ قیل و قال سے کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ انسان کے لئے اس کا حقیقی محاسب خدا تعالیٰ ہے۔ اگر وہ کسی بندہ پر ناراض ہو۔ تو تمام دنیا مل کر اس بندے کو اپنے مرادات میں کامیاب نہیں کر سکتی۔ اور اگر راضی ہو۔ تو اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جو شخص حقیقت میں سچا اور زیر سایۂ حمایت الٰہی ہو۔ اس کو کسی کی دوستی و دشمنی کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ ہر ایک شخص اپنا جوہر ظاہر کرتا ہے۔ نیک آدمی اپنی نیک باتوں اور وفاداری۔ اور صدق و صفا سے اپنی نیکوکاری کا ثبوت دیتا ہے۔ اور بد آدمی اپنی بدخیالی اور بداعمالی اور بدگمانی سے اپنے مادہ بد کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے وکل یعمل علیٰ شاکلتہ۔ یعنی ہر ایک شخص اپنے مادہ اور اپنی فطرت کے مطابق عمل کرتا ہے۔"

(مکتوب حضرت اقدس منقول از الفضل ۸ فروری ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکتوب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

گناہوں سے بچنے کا طریق

ایران سے ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اصلاح نفس اور گناہوں سے بچنے کا طریق پوچھا۔ جس کا جواب حضور نے حسب ذیل لکھایا:۔

گناہوں سے بچنے کا طریق تو وہی ہے۔ جو ہمیشہ سے خدا تعالےٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ یعنے وہ ایسے انبیاء مامورین مجددین ارسال کرتا رہتا ہے۔ جن کا تعلق خدا تعالےٰ سے ایسا اعلےٰ ہوتا ہے۔ کہ وہ دوسروں کے لئے خدا نما اور یقین پیدا کرنے والے ہوجاتے ہیں۔ اور جو ان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا معاملہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ان کو روحانیت میں ترقی کرنے کی طاقت دیتا ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ الا ان فی الجسد مضغۃ اذا صلح صلح الجسد کلہ واذا فسد فسد الجسد کلہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ جب وہ درست ہو جائے۔ تو سارا ہی جسم ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے۔ تو سارا ہی جسم خراب ہو جاتا ہے۔ پس حالت قلب کے درست ہوئے بغیر جسم درست نہیں ہوتا۔ اور حالت قلب بغیر ایمان کے درست نہیں ہوسکتی۔ اور ایمان بغیر یقین کے درست نہیں ہوسکتا اور یقین بغیر معجزات شواہد اور براہین قاطعہ کے نہیں ہوسکتا۔

پس انسان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے زمانہ میں خدا رسیدہ لوگوں کی جستجو کرے۔ اور پھر ان کے ذریعہ سے اپنے قلب کی صفائی کی کوشش کرے۔ ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ اس زمانہ کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ اور اس وقت اگر یقین کامل ہوسکتا ہے تو آپ کے ساتھ وابستگی سے۔

پس میری نصیحت تو آپ کو یہی ہوگی۔ کہ آپ پورے غور اور محبت سے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دلائل پر غور کریں۔ اور اگر اس غور کے بعد علی وجہ البصیرت آپ پر ان کے دعاوی کی صداقت ظاہر ہو جائے۔ تو اسے قبول کرکے اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جس کا مطالبہ آپ نے کیا تھا۔ ہر وقت ہر قدم جو آپ اٹھائیں گے۔ اس میں خدا کے فرشتوں کی مدد آپ کے ساتھ ہوگی اور اس کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں گی۔ اور آپ کے دل کی کھڑکیاں کھل جائینگی۔ یہی اور یہی ایک طریقہ خدا کے قرب کے حاصل کرنے کا ہے۔ اور اس کے سوا سب تاریکی ہی تاریکی ہے۔

مقدمہ قبرستان کی اپیل

گورداسپور ۱۴ رجون۔ آج اس مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ سنایا جانا تھا۔ جملہ ملزمین جنہیں سزائے جرمانہ پہلی عدالت سے ہوئی ہے موجود تھے مگر سشن جج صاحب نے فیصلہ ۱۶ رجون پر ملتوی کر دیا۔

رباعیات

سوفار دعا

جب درد سے کرتے ہیں دعا یار خدا کے
اور کھولتے ہیں پیش خدا بند قبا کے
کرتے ہیں فنا لشکر اشرار کو ان کے
اشکوں میں بجھائے ہوئے سوفار دعا کے

شامت اعمال

شامت اعمال سے جو ہو چکے تھے پائمال
میرزا کے فیض سے جب ہوگئے آسودہ حال
"ہر زوالے را کمال" ان کی سمجھ میں آگیا!
پر یہ ظالم بھول بیٹھے "ہر کمالے را زوال"

حسن رہتاسی

ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کے ہاں بچہ کی ولادت

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ ڈاکٹر چودہری محمد شاہ نواز خان صاحب مگاڈی افریقہ کو خدا تعالےٰ نے ۲۲ رمئی بروز ہفتہ چوتھا لڑکا عطا فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں۔ کہ احباب دعا کریں خدا تعالےٰ بچہ کو بابرکت بنائے۔ اور نیکی و تقوےٰ میں عمر گزارے۔

ہم اس خوشی کے موقعہ پر ڈاکٹر صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے انہیں یاد دلاتے ہیں کہ قلمی طور پر انہوں نے دینی خدمات کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اور جو ایک عرصہ سے بند ہے۔ اُسے شکرانہ کے طور پر پھر جاری کر دینا چاہیئے۔ اور بچوں کی چہل پہل میں اسے بھول نہ جانا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ بھیرہ کو اطلاع

بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودہا کو انجمن احمدیہ شاہ پور۔ خوشاب بھیرہ کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن اخبار الفضل مورخہ ۹ رجون صفحہ ۹ پر ان کے نام کے سامنے جماعت بھیرہ کا نام شائع ہونے سے رہ گیا۔ لہٰذا اب اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بابو صاحب موصوف جماعت بھیرہ کے لئے بھی آنریری انسپکٹر ہیں۔ احباب جماعت مقامی ان کے فرائض کی انجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا:۔ میاں غلام محمد صاحب اختر ریلوے سٹاف وارڈن لاہور ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد الدین قادیان

اعلان نکاح:۔ چودہری عبد الغفور صاحب ولد چودہری بدر دین صاحب پٹواری نہر ڈویژن کرانہ علاقہ سرگودہا کا نکاح صالحہ بیگم بنت چراغدین صاحب قادیان سے بعوض مبلغ تین صد روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۵ جون کو پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ خاکسار غلام نبی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

گاندھی جی کا مطالبہ اور وزیر ہند کا جواب

گاندھی جی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی واضح قرارداد کے علی الرغم حکومت برطانیہ سے جو نیا مطالبہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ گورنر اور وزراء کے درمیان اختلاف رونما ہونے کی صورت میں گورنر کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ وزراء کو برطرف نہ کرے۔ تو ان سے استعفٰے طلب کرے اس کے جواب میں آنریبل لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے دارالامراء میں جو تقریر کی۔ اس میں آپ نے واضح الفاظ میں کہدیا۔ کہ پارلیمنٹ کا یہ منشاء نہیں۔ کہ اختلاف رونما ہونے کی صورت میں گورنر لازمی طور پر وزراء کو برخاست کرے۔ یا ان سے استعفٰے طلب کرے۔ بلکہ اگر کسی اختلاف کے باوجود کام چل سکتا ہو۔ تو چلایا جائے۔

آنریبل وزیر ہند کے اس بیان اور گورنروں کی تقریروں سے ظاہر ہے۔ کہ آئین نو کا منشاء یہ ہے۔ کہ گورنر اور وزراء باہم اشتراک عمل سے کام کریں۔ ان کا باہم تعلق آقا اور غلام کا نہ ہو۔ بلکہ رفقائے کار کا ہو۔ جو ایک مشترکہ مقصد کے حصول کے لئے متحدہ طور پر کوشش کر رہے ہوں۔ ظاہر ہے۔ کہ جب صوبجاتی نظم ونسق میں اس قسم کی رُوح کام کر رہی ہوگی۔ تو اول تو وزراء اور گورنر میں بہت کم اختلاف رونما ہوگا۔ اور اگر ہوگا۔ تو باہم افہام وتفہیم سے دور کیا جاسکتا ہے۔ لیکن گاندھی جی کے مطالبہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ اس رُوح کو مٹا دیا جائے اور گورنر اور وزراء کو دو مخالف پارٹیاں بنا کر کشمکش کے لئے چھوڑ دیا جائے۔

آنریبل لارڈ زٹلینڈ نے اپنی حال کی تقریر میں جو انہوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی کنزرویٹو ایسوسی ایشن میں کی۔ یہی بات پیش کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ گاندھی جی کے مطالبہ کی بناء اس مفروضہ پر ہے۔ کہ گورنروں کا کام محض یہ ہے۔ کہ وزراء کے کام میں روکاوٹیں ڈالنے کے لئے وہ موقعہ کی تلاش میں رہیں۔ لیکن آئین نو کے منشاء کی بناء اس بات پر ہے کہ گورنر اور اس کے وزراء ایک مشترکہ مقصد کے حصول میں شریک کار ہوں اور ایک محدود اور معین دائرہ کے سوا کسی کام کی ابتداء اور نگرانی انہی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ دو مختلف بنیادیں ہیں۔ جن پر دو مختلف نظریئے قائم کئے گئے ہیں لیکن درست نظریہ وُہی ہے جس میں جنگ کی بجائے صلح اور کشمکش کی بجائے ملاپ کی جھلک نظر آتی ہے۔

پھر گاندھی جی کا مطالبہ گھس پس کر اب تو ایسی شکل اختیار کر چکا ہے۔ کہ ان کے مخلص پیرو بھی اس کو سمجھنے سے معذوری کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور اسے کانگرس کے لئے نقصان رساں بتا رہے ہیں۔ چنانچہ "پرتاپ" (۱۲۔ جون) لکھتا ہے:۔

"کانگرس جس طرح اپنی پوزیشن سے ہٹ رہی ہے۔ اس سے اس کی عزت یا شہرت میں اضافہ نہ ہوگا۔ اس کا یہ مطالبہ کہ اختلاف کی صورت میں وزراء کو لازمی طور پر موقوف کیا جائے کسی کی سمجھ میں نہ آیا تھا۔ اور اب یہ مطالبہ کہ ان سے لازمی طور پر استعفٰے لے لیا جائے۔ سمجھ میں آنا اور بھی مشکل ہے"۔

پھر لکھا ہے "کانگرس اب جس بات پر اڑی ہوئی ہے۔ وہ لوگوں کی نگاہوں میں ایک مذاق کا مضمون بن رہی ہے"۔

ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ کانگرس ہر اس بات کو پلے نہ باندھے جو گاندھی جی کہیں۔ اور اندھا دھند اسکی تائید کرنا شروع کر دے۔ بلکہ غور وفکر سے کام لے معقولیت کے ساتھ سمجھوتہ کرے اور ملک کی خدمت میں شریک ہو جائے۔

مسلم پریس اور ہندو پریس

ہندو اخبارات ہمیشہ مسلمان اخبارات کو یہ طعنہ دیتے رہتے ہیں۔ کہ وُہ فرقہ وارانہ کشمکش کو بڑھاتے۔ اور لڑائی جھگڑا جاری رکھتے ہیں۔ اگرچہ واقعات کے لحاظ سے مسلمان اخبارات کی نسبت ہندو اخبارات اس الزام کے نیچے زیادہ آتے ہیں۔ تاہم ایک ایسی تازہ مثال پیش کر کے جس کا انکار خود ہندو اخبارات بھی نہیں کریں گے۔ ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں پر جو الزام لگایا جاتا ہے۔ وہ سراسر غلط ہے۔

پشاور میں رگھوناتھ مندر کے متعلق سکھوں اور ہندوؤں کے درمیان جو مناقشہ جاری ہے۔ اس کی بعینہٖ وہی شکل ہے۔ جو مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانوں اور سکھوں کے جھگڑے کی تھی لیکن باوجود اس کے کہ اس موقعہ پر ہندوؤں نے مسلمانوں کی بجائے جو مظلوم تھے۔ سکھوں کی ہر طرح تائید کی۔ جن کی پشت پر حکومت اپنی پوری طاقت اور ساز وسامان کے ساتھ کھڑی تھی۔ مسلمان اخبارات نے ہندوؤں کی تائید وحمایت کی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے الفضل نے یہ آواز اٹھائی۔ کہ پشاور کا رگھوناتھ مندر نہ گرایا جائے۔ اس کے بعد "احسان" اور "زمیندار" نے بھی اسی بات پر زور دیا۔ اور یہاں تک لکھا کہ اگر سکھ حسب معمول مصالحانہ رویہ اختیار نہ کریں۔ تو ہماری تمام ہمدردیاں ہندوؤں کے ساتھ ہیں۔

اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ فرقہ وارانہ معاملات کے متعلق اسلامی پریس کا کیا رویہ ہے۔ اب بھی اگر ہندو پریس یہی الزام لگائے۔ کہ مسلمان اخبارات ہر موقعہ پر ہندوؤں کے خلاف رہتے ہیں۔ تو پھر کہنا پڑے گا۔ افسوس منصفی اُٹھ گئی۔

اسلامی پریس کے مقابلہ میں ہمیں نہیں معلوم کہ ہندو پریس اس قسم کی کوئی مثال پیش کر سکے۔ اور مثال پیش کرنا تو الگ رہا۔ اس نے تو اتنا بھی گوارا نہیں کیا۔ کہ رگھوناتھ مندر کے قضیہ کے موقعہ پر اسلامی پریس نے جو طریق عمل اختیار کیا ہے۔ اور جس کی تائید تمام مسلمان کر رہے ہیں۔ اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے اس کا ذکر ہی کر دیا جائے۔ بحالیکہ ہندو مسلمانوں کے جھگڑے۔ اور فساد کی اُلٹی سیدھی خبریں بڑے موٹے موٹے عنوانات سے درج کی جاتی ہیں۔ اور ہر موقعہ پر مسلمانوں کو مجرم۔ اور ظالم قرار دے کر ہندوؤں کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت وحقارت کے جذبات پیدا کئے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک ادبی اعتراض کا جواب

"کہ تا" کی سند کلام اساتذہ سے

از جناب مالک رام صاحب ایم۔ اے شملہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنگِ یورپ کی پیشگوئی فرماتے ہوئے ایک شعر لکھا ہے ؎

آئیگا قہرِ خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

بعض حلقوں میں یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ دوسرے مصرعہ میں "کہ تا" کی ترکیب غلط ہے۔ یا کم از کم غیر فصیح تو ضرور ہے۔ مگر یہ اعتراض کسی طرح بھی درخورِ اعتنا نہیں۔ کیونکہ "کہ تا" کی ترکیب نہ صرف یہ کہ بالکل صحیح ہے۔ بلکہ اساتذہ مسلم الثبوت کے کلام میں اس کی موجودگی اس کی فصاحت پر بھی دال ہے۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ پچھلے برس کسی صاحب نے "کہ تا" کی سند میں غالب کا مندرجہ ذیل شعر پیش کیا تھا ؎

آنکھ کی تصویر سرنامہ پر کھینچی ہے کہ تا
تجھ پہ کھل جائے کہ مجھکو حسرتِ دیدار ہے

غالب کو اردو میں درجۂ استناد حاصل نہیں۔ مگر جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ترکیب زیرِ بحث فارسی کی ہے۔ اور فارسی میں غالب کا جو مرتبہ ہے۔ وہ اس کے مخالفین کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے ضرور یہ ترکیب اساتذۂ زبانِ فارس کے کلام میں دیکھی ہوگی۔ چنانچہ ایک جگہ حضرت صاحب عالم مارہروی کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں۔

"میں اہلِ زبان کا پیرو اور ہندیوں میں سوائے امیر خسرو دہلوی کے سب کا منکر ہوں۔ جب تک قدماء یا متاخرین میں مثل صائب وکلیم واسیر وحزیں کے کلام میں کوئی لفظ یا ترکیب نہیں دیکھ لیتا۔ اس کو نظم یا نثر میں نہیں لکھتا۔"

بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا یہ مسلک صرف فارسی نظم ونثر کے متعلق تھا۔ مگر یہ باور نہیں آتا۔ کہ وہ ایک غلط فارسی ترکیب اردو میں بھی لکھ گئے ہوں۔ دیکھنے پر معلوم ہوا۔ کہ محمد سعید اشرف مازندرانی لکھتا ہے ؎

لب بر لبم نہاد و رضا داد بوسۂ
جانم بہ لب رسید کہ تا داد بوسۂ

سعید اشرف مستند شعرائے اہلِ زبان میں سے ہے۔ خود غالب نے ایک جگہ اسے شیخ امام بخش صہبائی کے ایک اعتراض کے جواب میں بطور سند پیش کیا ہے اس کے کلام میں اس ترکیب کا موجود ہونا اس کے درست اور فصیح ہونے پر قطعی دلیل ہے۔

دراصل کہ اور تا دونوں اظہار علت وغائت کے لئے مستعمل ہیں۔ عموماً علیحدہ علیحدہ اور کبھی کبھی اکٹھے بھی لکھے جاتے ہیں۔ اساتذہ اردو میں سے غالب کے علاوہ ذوق کے یہاں بھی یہ ترکیب ملتی ہے فرماتے ہیں ؎

اس باعث سے دایہ طفل کو افیون دیتی ہے
کہ تا ہو جائے لذت آشنا تلخیٔ دوراں سے

ذوق کا جو مقام فنِ سخن میں ہے۔ وہ اصحابِ نظر سے مخفی نہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہماری زبان میں اس کے برابر کا اہلِ فن کوئی اور مشکل سے نکلیگا۔ اس کی شاعری کے متعلق دو رائیں ہوسکتی ہیں۔ مگر جہاں تک سندِ زبان کا تعلق ہے۔ اس کے اشد ترین مخالف بھی اس کے معترف ہیں۔ اس کے کلام میں اس ترکیب کی موجودگی اس کے صحیح اور فصیح ہونے پر برہانِ قاطع ہے۔

پس کسی شخص کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر محولہ فوق میں "کہ تا" پر اعتراض کرنا نہ صرف اسالیبِ کلام سے اس کی ناواقفیت کا ثبوت ہے۔ بلکہ اس تحریر کے بعد اس پر اصرار ہٹ دھرمی کی بھی دلیل ہے ۔

آفات ومصائب کی تہ میں رحمتِ الٰہی کا پوشیدہ خزانہ

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ است

دہریوں کا ایک اعتراض

دہریوں کی طرف سے خدا تعالیٰ کی صفات رحمت پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اگر واقعہ میں خدا تعالیٰ رحیم وکریم ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ دُنیا میں مختلف بلائیں اور آفات نظر آتی ہیں۔ اور کیوں اس نے شیر چیتے سانپ اور دوسرے موذی جانور پیدا کر دیئے۔

یوروپین محققین اور ہندوؤں کا جواب

یوروپین محققین نے اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ اس میں خدا تعالیٰ کا کوئی قصور نہیں۔ خدا تعالیٰ کو جیسا مادہ ملا ویسی ہی اس نے چیز بنا دی۔ ہندوؤں نے اس سوال کو اس طرح حل کیا۔ کہ خدا نے سانپ بچھو یونہی نہیں بنائے۔ بلکہ گزشتہ جنم میں جن روحوں سے قصور ہو گئے تھے۔ ان کو بطور سزا اس شکل میں متشکل کر دیا۔ گویا دونوں نے یہ تسلیم کر لیا۔ کہ مخلوق میں ظلم نظر آرہا ہے گو یورپ والوں نے یہ کہہ دیا کہ خدا مجبور تھا۔ جو کچھ اس سے بن سکا وہ اس نے بنا دیا۔ اور ہندوؤں نے کہہ دیا۔ کہ بندے خود اپنے قصوروں کا بدلہ پا رہے ہیں۔

یہ غلط ہے کہ بعض چیزیں مفید نہیں

چونکہ یہ دونوں جواب قطعی طور پر نادرست ہیں۔ اس لئے اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس اعتراض کے جواب میں بعض امور بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ بعض چیزیں مفید نہیں۔ بلکہ بات یہ ہے۔ کہ ہمیں ان کے فائدے معلوم نہیں ہوتے۔ اور ہم اپنی کوتاہ علمی کی وجہ سے ان کو نقصان رساں سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ مثلاً سانپ کا زہر بیسیوں بیماریوں میں مفید ہے۔ شیر کی چربی کئی بیماریاں دور کرتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے موذی جانور ہیں۔ جن کے فوائد دریافت ہو چکے ہیں۔ اور چونکہ علوم ابھی ابتدائی حالت میں ہیں۔ اور ان میں روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔ اس لئے اپنے ناقص علم کی بنا پر یہ کہنا کہ فلاں چیز مضر ہے۔ کسی صورت میں بھی درست نہیں ہوسکتا ۔

ناشکر گزاروں کا امتحان

دوسرا جواب یہ ہے کہ مضرات کو خدا تعالیٰ نے اس لئے بنایا ہے۔ تا دنیا پر ظاہر فرمائے۔ کہ کون شکر گزار ہیں اور کون ناشکرے۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو آرام اور آسائش میں تو خدا تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں لیکن جب کوئی تکلیف پہونچے تو شور مچا دیتے ہیں۔ لیکن ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو تکلیف کے وقت میں بھی خدا تعالیٰ کو نہیں بھولتے اور دراصل وہی خدا تعالیٰ کے پیارے اور محبوب ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے تکالیف اس لئے پیدا کی ہیں۔ تا ان کے ذریعہ سے دیکھے کہ کون شکر کے جذبہ کو قائم رکھتے اور کون شور مچا دیتے ہیں

خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ

تیسرا جواب یہ ہے۔ کہ موذی اشیاء خدا تعالیٰ نے اس لئے بنائی ہیں۔ کہ

380
Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی فطرت ادنٰے حالت میں ڈر کی محتاج ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات مصائب آنے پر خدا تعالےٰ کی طرف ویسے ہی توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے کوئی جانور ٹیڑھا جا رہا ہو۔ اور اسے ادھر اُدھر جانے سے ڈنڈے سے روک دیا جائے تو وہ سیدھا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح موذی اشیاء بھی ایک ڈنڈا ہیں۔ جو انسان کو سیدھا چلانے۔ اور اسے اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ رکھنے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔

صفتِ شدید العقاب کا ظہور

چوتھا جواب یہ ہے۔ کہ اس نے موذی چیزوں کو اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ صرف رحیم ہی نہیں۔ بلکہ شدید العقاب بھی ہے۔ مثلاً اگر طاعون نہ ہوتی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف دابۃ الارض کے خروج کا نشان کس طرح دیکھتے۔ پس جس طرح خدا تعالےٰ کی رحیمیت بندوں کو آرام پہونچاتی ہے۔ اسی طرح اس کی شدید العقاب کی صفت کا جلوہ گر ہونا بھی ضروری ہے۔ اور یہ صفت انہی چیزوں کے ذریعہ ظاہر ہو سکتی ہے۔ جنہیں نقصان رساں سمجھا جاتا ہے:۔

ترقیات کے دروازے

پانچواں جواب یہ ہے کہ انسان تکالیف سے گزرتے وقت جب صبر و استقامت سے کام لیتا ہے۔ تو اس پر ترقیات کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا اُسے حاصل ہوتی ہے۔ اگر مشکلات نہ ہوتیں اور ان میں انسان نہ پڑتا۔ تو اس کو خدا تعالےٰ کے انعام کس طرح ملتے۔ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید۔ اور دوسرے شہداء اگر مشکلات کو مردانہ وار اپنے سروں پر نہ لیتے۔ تو زندۂ جاوید کس طرح بنتے:۔

بجلی اور زلزلے

دہریوں کو جب یہ متعدد جواب دیئے جاتے ہیں۔ تو وہ کچھ کھسیانے سے ہو کر کہتے ہیں۔ یہ تو ذی رُوح مخلوق کی مشکلات کے متعلق تمہارا جواب ہے تم یہ بتاؤ۔ کہ خدا نے بجلی کیوں پیدا کی۔ جو ایک دم میں ہلاک کر دیتی ہے اسی طرح زلزلے کیوں آتے ہیں۔ اس کا جواب اول تو یہ ہے۔ کہ ان چیزوں کا بھی فائدہ زیادہ ہے۔ اور نقصان کم۔ مثلاً زلزلے دُنیا کی زندگی کو لمبا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ انسان کے لئے ضروری اشیاء کے خزینے پیدا کرنے یا انہیں محفوظ رکھنے کے سامان پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر بعض لوگ زلزلوں سے ہلاک ہوتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کے اُس عام قانون کے ماتحت جو دُنیا میں جاری ہے۔ کہ جو مکان کے نیچے دب جائیگا وُہ مر جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی پر بجلی گرتی ہے۔ تو اُس کے صرف یہ معنے ہیں۔ کہ وُہ شخص خدا تعالےٰ کے ایک عام قانون کی زد میں آ گیا۔ پھر اگر وُہ مومن ہے۔ تو اس کا بدلہ اسے آخرت میں مل جائے گا۔ اور اگر کافر ہے۔ تو اس کو اپنے اعمال کی سزا مل گئی۔ لیکن یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ بجلی سے اگر ایک آدمی مرتا ہے۔ تو ہزاروں۔ لاکھوں کی جان بھی تو بچتی ہے۔ بجلیوں کے ذریعہ ہزاروں قسم کے زہری اور زہریلے جرمز مرتے ہیں۔ اسی طرح بجلی سے روشنی لی جاتی ہے ریلیں چلائی جاتی ہیں۔ کارخانے چلائے جاتے ہیں۔ پھر ہزاروں بیماریوں سے لوگ اس کے ذریعہ شفا پاتے ہیں۔ غرض ان چیزوں میں بھی ہزاروں حکمتیں اور فوائد ہیں۔ مگر دہریوں کی نگاہ سے ان چیزوں کے فوائد تو پوشیدہ رہتے ہیں۔ لیکن اگر ایک دو موتیں ہو جائیں تو جھٹ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے مہلک چیزیں پیدا کر دیں:۔

بیماریوں کے پیدا ہونے کے اسباب

دہریہ اس کے بعد ایک اور سوال اٹھاتے۔ اور کہتے ہیں۔ اچھا تو یہ بتاؤ۔ خدا تعالےٰ نے بیماریاں کیوں پیدا کیں اس کے جواب میں پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ بیماری کیا چیز ہے سو:۔

اول جب کسی جگہ زائد فضلہ جمع ہو جائے تو اس کا نام بیماری ہے۔

دوسرے انسان کا جسم کچھ چیزوں سے مل کر بنا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز اپنی مقدار کے لحاظ سے کم ہو جائے تو بیمار ہو جاتا ہے۔

تیسرے انسان پر بیرونی چیزوں کے اثرات پڑتے رہتے ہیں۔ مثلاً انسان کھاتا ہے۔ پیتا ہے۔ سونگھتا ہے اس کے نتیجہ میں اس کے جسم کا فعل کبھی تیز ہو جاتا ہے۔ کبھی سست۔ اور اسی کا نام بیماری ہوتا ہے اب اگر بیماری نہ ہوتی۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ انسان خواہ کس قدر بھی کھا جاتا۔ اُسے ہضم ہو جاتا۔ اور زائد فضلہ نہ بنتا۔ اس قانون کے ماتحت اگر دُنیا چلتی۔ تو یقیناً تباہی آ جاتی۔ ایک ہی شخص سینکڑوں آدمیوں کا کھانا کھا جاتا۔ اور پھر بھی سیر نہ ہوتا۔ یا چونکہ بیماری خارجی اثرات سے پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً سردی سے بعض دفعہ نمونیا ہو جاتا۔ یا کوئی اور تکلیف ہو جاتی ہے اس لئے بیماری نہ ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ دُنیا میں کوئی انسان خارجی چیزوں کا اثر محسوس نہ کرتا۔ نہ اُسے سردی لگتی۔ نہ گرمی۔ گرم روئی۔ اور ٹھنڈا پانی اس کے لئے کوئی حقیقت نہ رکھتا۔ اسی طرح گرم لحاف۔ اور پہاڑوں کی خوشگن ہوا اس کے لئے بے حقیقت ہوتی۔

پھر بیماری کا باعث جسم کی وُہ حس ہے جس سے وُہ تکلیف محسوس کرتا ہے جیسے جسم پر زور سے چوٹ لگے۔ تو وُہ زخمی ہو جاتا ہے۔ اب بیماری کے اسباب مٹانے کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ ان حسوں کو مٹا دیا جائے۔ لیکن اس صورت میں وُہ ایک فالج زدہ انسان کی طرح ہو کر رہ جائے گا۔ حالانکہ دُنیا کے بہت سے لطف اور دلبستگیاں چھونے کی حس سے ہی قائم ہیں۔ اب اگر بیماری کے دُور کرنے کے لئے اس حس کو دُور کر دیا جائے۔ تو بے شک درد۔ اور زخم تو مٹ جائے گا۔ مگر وُہ ایک پتھر بن جائے گا۔ جو نہ اپنے جسم کے آرام کو محسوس کرے گا۔ اور نہ دُوسروں سے چھونے کا کوئی لطف اسے حاصل ہوگا:۔

زندگی کی دلچسپی

اصل بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے زندگی کو دلچسپ بنانے کے لئے انسان کو یہ حسّیں دی ہیں۔ ان کے استعمال میں جب انسان غلطی کر بیٹھتا ہے۔ تو بیمار ہو جاتا ہے۔ اور بیماری اسی طرح دور کی جا سکتی ہے۔ جب یہ حسیں اڑا دی جائیں۔ مگر یہ صورت کوئی انسان بھی پسند کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ پھر اگر تکلیف بُری چیز ہے۔ تو تکلیف تو دُنیا کے ہر کام میں ہوتی ہے۔ زمیندار کھیت تیار کرتا ہے تو انتہائی محنت۔ برداشت کرنے کے بعد طالب علم اعلےٰ ڈگریاں حاصل کرتے ہیں۔ تو دن رات جگر کا خون کرنے کے بعد اگر تکلیف اور محنت ہٹا دی جائے۔ تو سب کاروبار بند ہو جائیں۔

موت میں حکمت

اسی طرح موت ایک بُری چیز سمجھی جاتی ہے۔ لیکن موت کو اڑا کر دیکھو۔ تو ہزار سال کے عرصہ میں دُنیا میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہے اور وُہی دہریہ جو موت دیکھ کر خدا تعالےٰ پر اعتراض کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کو بُرا بھلا کہنے لگ جائیں۔ کہ ہمارے باپ دادوں کو دفع بھی نہیں کرتا۔ کہ گھر خالی ہوں۔ اور ہم اپنے سر چھپائیں۔

دُنیا کو قابل رہائش نہ سمجھنے والے خودکشی کیوں نہیں کر لیتے

پھر اگر دُنیا کی موجودہ حالت واقعی تکلیف دِہ ہے۔ تو دہریوں کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خودکشی کا دروازہ کھلا ہے۔ وہ کیوں خودکشی نہیں کر لیتے۔ لیکن خودکشی نہ کرنے اور خودکشی کرنے والوں کو پاگل سمجھنے سے معلوم ہوا۔ کہ باوجود ان شبہات کے معترض بھی جینا چاہتے ہیں۔ کہ اور جئیں لیکن سوال یہ ہے۔ کہ پھر وہ اعتراض کیوں کرتے ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

ان حکمتوں کو سن کر بعض معترض یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ اگر یہ سب کچھ درست ہے تو جب کسی گھر میں موت ہو جائے تو وہ اس روز بجائے رونے کے خوشی کیوں نہیں مناتے۔ اسی طرح جب کوئی بیمار ہو جائے تو رنج کیوں محسوس کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے یہ نہیں کہا۔ کہ بیماری سے تکلیف نہیں ہوتی۔ ہم جو کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر بیماری کے اسباب کو ٹوٹا دیا جاتا تو انسان کو بہت زیادہ دکھ ہوتا۔ پس یہ تو نہیں کہ جو شخص بیمار ہو اسے آرام ملتا ہے۔ لیکن یہ ایک واقعہ ہے۔ کہ اگر ایسا قانون دنیا میں جاری ہوتا۔ جس سے بیماری کلیۃً دور ہو جاتی۔ تو اس کی حسیں باطل ہو جاتیں۔ اور حسوں کا باطل ہونا اس کے لئے بیماری سے بھی ہزارہا درجے ناقابل برداشت ہوتا پس ان حکمتوں اور فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر عقلمند تسلیم کرے گا۔ کہ بیماریاں اور تکالیف سب رحمت ہیں یا رحمت سے بھاگنے کی سزا۔ اور ان دونوں صورتوں میں خدا تعالیٰ کی رحیمیت پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

دراصل بیماریوں اور تکالیف پر صبر کا دامن اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینے اور نادانی و جہالت سے اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جنہوں نے کبھی فلسفیانہ نقطۂ نگاہ سے بیماریوں اور ان کے اسباب پر یا تکالیف اور ان کے بواعث پر غور نہیں کیا ہوتا وہ سطحی نظر سے جب کسی بیمار کو دیکھتے یا کسی مصیبت زدہ کو مبتلائے آلام پاتے ہیں تو اس امر کو بالکل فراموش کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل حکمت سے

کیا انسان واقعی مظلوم ہے؟

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

(النحل ع ۱۵)

(۲)

حریت ضمیر

قومی منافشات، تمدنی اختلافات۔ اور سیاسی۔ اقتصادی۔ مذہبی اور معاشرتی پیچیدگیاں زیادہ تر اس حریت ضمیر (Liberty of Conscience) کا نتیجہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک انسان کو عطا کر رکھی ہے۔ مدبرین متفقہ طور پر شخصی آزادی کو ترقی کا محرک اعظم سمجھتے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر انسان سے ضمیر کی حریت چھین لی جائے۔ تو اس کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے وضاحت کے ساتھ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا (الدہر ع ۱) یعنے ہم نے صراط مستقیم دکھانے کے بعد انسان کو مقدرت عطا کی ہے کہ چاہے اس کو اختیار کرے چاہے ترک کر دے۔ ہم نے اس کو مجبور نہیں کیا۔ بلکہ حجت تمام کر چکنے کے بعد ہم نے ایصال خیر اور ترک شر کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیا ہے۔ پھر فرمایا وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ۔ (کہف ع ۴) اے رسول لوگوں سے کہہ دے۔ کہ یہ سچائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے کسی پر جبر نہیں۔ ہر ایک شخص اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے۔

اختلافات عالم کی وجہ

دنیا کے اختلافات تناسخ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ ہر فرد و بشر کے فاعل مختار ہونے کی وجہ سے ہیں۔ مثلاً آپ ایک شخص کے دو بیٹوں کو لے لیں ان کے لئے ترقی کی راہیں یکساں طور پر کھلی ہیں۔ لیکن ایک کی سستی اور دوسرے کی محنت دونوں میں نمایاں فرق پیدا کر دیگی اور ان کی اختیار کردہ حالتیں ان کی اولاد پر اثر انداز ہوں گی۔ حتےٰ کہ مرور زمانہ سے بالکل ممکن ہے۔ کہ ان میں سے ایک خاندان نہائت غربت کی زندگی بسر کر رہا ہو۔ اور دوسرا خاندان شاہانہ شان و شوکت سے دن گزار رہا ہو۔ اسی طرح افراد کی صحت دماغی و جسمانی کا اثر بھی آئندہ نسلوں پر پڑے گا۔ اور ورزش کرنے والے باپ کی اولاد مضبوط۔ توانا اور جہد للبقاء کے قابل پیدا ہوگی۔ مگر اپنے ہاتھوں اپنی صحت برباد کرنے والے والد کی نسل کا کمزور۔ بزدل اور دائم المرض ہونا قرین قیاس ہے۔ اب اگر کسی شخص کو کوئی بیماری ورثہ میں ملے۔ تو یہ اس حریت ضمیر کے غلط اور بے جا استعمال کی پاداش ہے جو اس کے آباؤ اجداد کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کی گئی تھی لیکن اس موروثی مریض کا زبان شکوہ دراز کرنا کم فہمی ہوگی۔ کیونکہ جیسا کہ میں مضمون کے ابتدا میں بیان کر آیا ہوں نقصان کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے سلسلۂ حیات انسانی کو مدنظر رکھنا پڑیگا اگر اس شخص کی طبعی کمزوری حصول مقصد حیات انسانی میں سدِ راہ ہے۔ تو واقعی ماننا پڑے گا۔ کہ اس شخص پر بڑا ظلم ہوا کہ اس کو اس قصور کا خمیازہ بھگتنا پڑا جس کا ارتکاب اس نے خود نہیں کیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ طبعی ضعف کی وجہ سے انسانی ترقی میں جو روک پیدا ہو اللہ تعالیٰ اس کی تلافی کر دیگا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ (اعراف ع ۱) کہ قیامت کے دن اعمال کا صحیح صحیح وزن کیا جائیگا اور ہر شخص سے صرف اس عمل کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جس کا وہ خود براہ راست ذمہ وار ہے۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ عجیب بات ہے تکلیفیں تو اس جہان میں ملتی ہیں۔ لیکن ان کی تلافی اگلے جہان میں کی جائے گی۔ اگر اسی جہان میں ہو جاتی تو بات بھی تھی۔ تو اس کا یہ جواب ہے۔ کہ اگر اگلا جہان دنیوی زندگی سے غیر متعلق کسی چیز کا نام ہو تو پھر اعتراض بجا ہے۔ لیکن اگر حیات بعد الموت اسی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ تو اعتراض کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ اگر کسی شخص کے بائیں ہاتھ سے چار روپے لیکر اس کے دائیں پر رکھ دیئے جائیں۔ تو کیا اس کا شکوہ درخورِ اعتنا سمجھا جائے گا۔ ہرگز نہیں خصوصاً اس حالت میں جب کہ ایک ہاتھ سے روپوں کا چھن جانا اس کے کسی بہت بڑے اصول کے قیام کی وجہ سے ہو۔ بالکل اسی طرح حریت ضمیر یا مقدرت کا عظیم الشان نعم جس کے بغیر انسانی ترقی محال ہے۔ دنیا میں جزوی اختلافات اور عارضی تکالیف کا سبب بنتا ہے۔ جن کا ازالہ خدا تعالیٰ کی بے نظیر رحمت کے طفیل زندگی کے دوسرے دور میں کیا جائے گا۔ اس لئے صرف موجودہ زندگی کے کوائف پر نگاہ جما کر آئندہ انعامات کو نظر انداز کرتے ہوئے اعتراض پر اعتراض اور شکووں پر شکوے کرتے جانا طریق دانشمندی نہیں

موت کے بعد کی زندگی

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ نقصانات کی تلافی کی محض امید ہی دلائی گئی ہے کیا خبر ہے کہ اس زندگی کے بعد کوئی اور زندگی بھی ہوگی یا نہیں۔ بالکل ممکن ہے تماشائے ہست و بود موت کے ساتھ ہی ختم ہو جائے۔ اور قیامت کے سبز باغ خواب پریشاں ثابت ہوں۔

م خالی نہیں ہوتا بکنے لگ جاتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ ظلم کیا۔ حالانکہ نیکوں کے لئے یہی تکالیف ان کی روحانی ترقی کا موجب ہوتی ہیں۔ اور بدوں کے لئے سزا کا کوڑا بن کر بسا اوقات ان کی اصلاح کا موجب بن جاتی ہیں۔ اور اگر بالفرض یہ تکالیف اڑا دی جائیں۔ تو دنیا میں ترقیات کا کوئی دروازہ انسان کے لئے کھلا نہ رہے۔ اور وہ جسد بے جان ہو کر رہ جائے۔ جو تخلیق انسانی کے مقصد سے بالکل مغائر ہے۔

381

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا یہ جواب ہے۔ کہ قرآن کریم نے بیسیوں مقامات پر حیات بعد الموت اور قیامت کے ناقابل انکار ثبوت پیش کئے ہیں۔ جن کے مدنظر قیامت پر ایمان لانے کے بغیر چارہ نہیں۔ بخوف طوالت میں قیامت کے دلائل اس مختصر مضمون میں درج نہیں کر سکتا۔ صرف اشارتاً اس امر پر اکتفا کروں گا۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر سینکڑوں پیشگوئیاں کی ہیں۔ جن میں سے اکثر پوری ہو چکی ہیں۔ اور باقی زمانہ مابعد سے متعلق ہیں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہونگی۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایک راستباز انسان کی وہ پیشگوئی جس پر اُس نے سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ یعنی قیامت تشنۂ تکمیل رہے۔

پس اللہ تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ
يُّبْعَثُوْاؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ
لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ
بِمَا عَمِلْتُمْؕ وَذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيْرٌؕ (التغابن ع ۱)

ایک ناقابل انکار اور مسلم الثبوت صداقت ہے۔ اور یہ ایک ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو صداقتوں کا مجموعہ اکمل ہے۔

موجودہ نظام عالم مکمل ہے

ہو سکتا ہے یہ سوال اٹھایا جائے۔ کہ اگر حریت ضمیر سے بعض نقصانات کے پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ تو کیوں خدا تعالےٰ نے ایک ایسا نظام جاری نہ کیا۔ جس میں اس امکان کا وجود ہی نہ ہوتا۔

دوسرے لفظوں میں اس اعتراض کا یہ مفہوم ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو کسی بہتر نظامِ عالم کا علم تھا۔ اور اُس نے جان بوجھکر انسانوں کو تختۂ مشق ظلم بنانے کے لئے اس کو نافذ نہیں کیا اس اعتراض کی بنیاد بدظنی پر ہے اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ موجودہ نظام کی کوئی بہتر صورت ممکن تھی لیکن اللہ تعالےٰ نے نعوذ باللہ اس کو عمداً جاری نہیں کیا۔ اور اپنی مخلوق کو ایک ناقص اور قابل اصلاح نظام کے شکنجے میں جکڑ دیا۔ معترضین کو میں چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ ایک ہی نقص نظام عالم میں ثابت کر دیں۔ یا دنیا کے مدبرین کو جمع کر کے ایک ایسی ترمیم ہی پیش کر دیں۔ جو کسی "نقص" کو مستقل طور پر دور کرنے کے علاوہ کسی عظیم الشان فساد کا پیش خیمہ نہ ہو۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ ایسی ایک ترمیم اور ایک تبدیلی بھی تجویز نہیں کر سکتے۔ جس سے خطرناک خرابیوں کا دروازہ نہ کھل جائے۔ یہ چیلنج میں نہیں دیتا۔ بلکہ عالم کے خالق و مالک نے خود اس چیلنج کو نہایت شاندار الفاظ میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌۙ
الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ
وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ
اَحْسَنُ عَمَلًاؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْغَفُوْرُۙ الَّذِيْ خَلَقَ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاؕ
مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
مِنْ تَفٰوُتٍؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ
هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ
ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ
يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ
خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ
(الملک ع ۱)

میں اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہ ذات بہت بابرکت ہے۔ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے۔ اور جو ہر چیز پر قادر ہے۔ جس نے موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا۔ کہ تا تمہیں آزمائے۔ کہ تم میں سے کون عمل میں بہتر ہے۔ اور وہی ذات پاک غالب اور بخشنے والی ہے۔ جس نے سات آسمانوں کو اوپر تلے پیدا کیا۔ تو اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ مخلوق میں کوئی نقص نہیں پائے گا۔ تو اپنی نظر دوڑا کے دیکھ لے کیا تجھے کوئی ایک بھی رخنہ دکھائی دیتا ہے ؟ تو بے شک ایک دفعہ پھر گہری نظر سے مطالعہ کر لے۔ تیری نظر یقیناً تیری طرف ذلیل اور درماندہ ہو کر واپس آئے گی۔

محولہ بالا آیات کے الفاظ محتاجِ تشریح نہیں۔ اس چیلنج کو مختلف پیراؤں میں لکھوکھا برس سے دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا رہا ہے۔ اور آخری شکل میں ساڑھے تیرہ سو سال سے زائد عرصہ سے قرآن کریم میں موجود ہے۔ لیکن کسی کو اس کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

پس اپنی مظلومیت کی رٹ لگاتے جانا نہایت نامعقول حرکت ہے اگر صفات الہیہ اور نظامِ عالم کی عمدگی پر غور کیا جائے تو ہر ایک تکلیف اور مصیبت میں ہزاروں رحمتیں اور انعامات کا جلوہ نظر آتا ہے معترضین کا اصرار کج فہمی اور ہٹ دھرمی سے زیادہ کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ خاکسار۔ محمد اسلم بی اے رکن مجلس انصار سلطان القلم

کیمیاگر کہلانے والوں کے دھوکہ میں نہ آؤ

فی زمانہ دولت کمانے کے لئے ایسے لوگ جو خدا سے دور ہیں۔ ناجائز سے ناجائز حرکات کا ارتکاب اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ انہیں نہ خدا کے قہر کا خوف نہ اپنی بدکرداریوں پر شرم۔ ان کی چالبازیوں اور فریب کاریوں کو دیکھکر کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کو بھی دھوکہ دیکر اس کا خزانہ لوٹنے کی فکر میں ہیں۔ آج کل دنیا میں پھر کر دیکھ لو۔ ایسے لوگ کثرت سے پائے جائیں گے۔ جو اپنے آپ کو مقرب الہٰی بتا کر سادہ لوح انسانوں کو لوٹتے پھرتے ہیں۔ ان میں سے ایک گروہ کیمیاگروں کا بھی ہے۔ جو دوسروں کو سونا بنا کر دینے کے بہانے سے لوٹتے ہیں۔ لیکن اگر وہ علم کیمیا سے سونا بنانا جانتے ہوں۔ تو اپنے گھر سے باہر قدم رکھنے کی انہیں ضرورت ہی کیا ہے۔ بہت جلد دنیا کے متمول ترین اشخاص میں داخل ہو سکتے ہیں۔ لیکن کبھی یہ سننے میں نہیں آیا۔ کہ کوئی کیمیاگر دولت و ثروت میں ترقی کر گیا ہو۔ جب صورت حالات یہ ہے تو ان کے پیچھے پڑنا اپنے آپ کو جاہلوں میں داخل کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔

پچھلے دنوں جب میں لائل پور میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص احمدی کہلا کر اور اپنے آپ کو کیمیاگر بتا کر احمدیوں کو دھوکہ دینے کے لئے کوشاں تھا۔ اور ایک شخص نے اس کے دام فریب میں آ کر نقصان بھی اٹھایا۔ پھر وہ لاہور پہنچا۔ لیکن لاہور کی جماعت میں سے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام موجود ہیں۔ اس کے فریب میں کوئی نہیں پھنسا۔

احمدی احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ احمدیت اور کیمیاگری کا ایک قالب میں جمع ہونا ایسا ہی محال ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ تاریکی اور روشنی کا جمع ہونا اس لئے ایسے دھوکہ بازوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اگر کسی وقت کسی ایسے آدمی سے واسطہ پڑے تو فوراً مرکز میں نظارت امور عامہ کو اطلاع دینی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیمیاگری کو شرک عظیم قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔ "میرے نزدیک سب سے بڑا مشرک کیمیاگر ہے"۔ اس کے متعلق اگر مفصل دیکھنا ہو۔ تو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی مرتب کردہ کتاب "ذکر حبیب" کے صفحہ ۲۷۰ پر دیکھیں۔ جہاں اس بارے میں تفصیل سے ذکر موجود ہے۔

عام طور پر عورتیں اس قسم کے دھوکہ میں جلد آ جاتی ہیں۔ احمدی احباب کو چاہیئے۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی یہ بات سمجھا دیں۔

خاکسار۔ عبد القدوس مالاباری۔ از قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات عالم پر نظر

۱- ڈاکٹر سر ظفر اللہ خان - ۲- کانگرس اور مسلمان
۳- اردو زبان کی عالمگیریت

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

اگر ہندوستانی کو اپنے ایک لائق و قابل فرزند پر۔ پنجابی کو پانچ دریاؤں کی زمین کے ایک ہونہار سپوت پر۔ انسانیت کو با خدا انسان پر۔ دوست کو نیک دل دوست نواز دوست پر۔ اور بھائی کو یوسف جیسے محسن بھائی پر ناز ہو سکتا ہے۔ تو ہم کو اپنے مایہ ناز ہندوستانی نمائندہ پر پنجاب کے ایک زمیندار اور قانون دان پر۔ بنی نوع انسان کے ایک بہی خواہ وجود پر بلا امتیاز مذہب وملت دوست پرور دوست پر اور غریب نادار اپماندہ بھائی کی امداد کے لئے ہر وقت آمادہ بھائی آنریبل ڈاکٹر چوہدری سر ظفر اللہ خان ایل۔ ایل ڈی۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی پر بجا طور سے فخر ہے۔ اور انگلستان کی پبلک وحکومت نے اس قابل قدر وجود کی جو عزت کی ہے۔ اور جس گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا ہے اس کی ہر نیک ہندوستانی کے دل میں جگہ ہے۔ ملک معظم نے سر محمد ظفر اللہ خان کو جو اعزاز بخشا ہے۔ وہ قصر بکنگھم کی ظفریاب سطوت (آزادی وخدمت) میں انشاء اللہ مدد کریگا۔

ہم جناب چوہدری صاحب کی عزت کو ہندوستان پنجاب۔ ان کے دوست واعزا کی عزت افزائی سمجھتے اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس میں اضافہ فرمائے۔ اور محترم مکرم چوہدری صاحب کو اپنے وطن وابنائے وطن کی بڑھ چڑھ کر خدمت کا لمبی مدت تک موقعہ دے اور شاہ جارج ششم نے جو کچھ کہا تھا۔ کہ ہمارا خاندانی طریق عمل "آزادی وخدمت" رہا ہے وہی اسلام کی حقیقی تعلیم کی روشنی میں ہمارے بھائی کا دستور العمل اور مطمح نظر رہے۔

چوہدری صاحب مکرم! اللہ تعالیٰ آپ کو اور برکت دے۔ اور دین ودنیا کے شہرت کے آسمان کا ستارہ بنائے جس طرح آپ نے اس وقت یاد رکھا ہے۔ آئندہ بھی یاد رکھئے۔ کہ یہ سب نتیجہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ کے والدین کی دعاؤں اور بنی نوع انسان و وطن کی سچی خدمت کا ہے

ظفر اللہ خان زندہ باد!

(۲)

ہندوستان کی سب سے بڑی متمول منظم اور صاحب اثر سیاسی جماعت کانگرس ہے۔ اور کانگرس نے چونکہ اپنے ملک ہندوستان اور انگلستان دونو کی خدمت کی ہے۔ اس لئے دونو طرف تعلق رکھنے والا دل ہی اس کا احساس اچھی طرح کر سکتا ہے۔ اور اس حق ہے۔ کہ کانگرس کو آئندہ مفید مشورہ دے۔

بفضلہ تعالےٰ ہم کو خدا نے ایسا ہی دل دیا ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ ہماری باتیں توجہ سے سُنی جائیں گی۔

ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ کہ شعبہ اسلامیات قائم کرنے میں کانگرس نے عقلمندی سے کام لیا ہے۔ مگر اس کے چلانے میں اگر بے اصول احرار اور جنگ نواز جمعیۃ دہلی جیسی فرقہ وارانہ جماعتوں کو ہمیش پیش رکھا گیا۔ اور مسلم عوام پر ان کے ذریعہ انگریزوں کے اخراج اور اسلام دوست نہرو جی مہاراج اور گاندھی جی کے رام راج کا پروپاگنڈا کیا گیا۔ اور عدم تعاون ومقاطعہ کی تلقین کی گئی۔ اور کرایہ کے مولوی کے کرزبانی وتحریری وعظ اور فتاویٰ کی اشاعت کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کر دیا گیا اور سرحدی رنگ اندرون ملک کی مسلم رعایا پر چڑھا دیا گیا۔ تو یہ کوشش نہ کانگرس کے لئے فائدہ مند نہ ملک کے لئے منفعت بخش ہو گی۔ اور مسلمانوں کی سیاسی ترقی میں تو یقیناً یہ سخت حارج ہو گی۔ اور ہندو مہاسبھا کی موید ہو گی کانگرس کے لئے استکاری پروگرام اگر کوئی موجودہ حالت میں مفید ہو سکتا ہے تو یہ ہے۔ کہ

(۱) مسلمانوں کے دل سے کافروں سے تنفیر کا عقیدہ نکلوائے اور کافر کی آریہ تعریف ملیکش۔ راکشس کو بدل کر "منکر" اور اسلام کا نہ ماننے والا بطور اظہار حقیقت ان کے ذہن نشین کرائے۔ اور اسلام کو امن وصلح کا مذہب اور محمد رسول اللہ کو امن وصلح کا رحمت عالم نبی پیش کر کے دوسروں کے دل کی تسخیر اپنے نمونہ سے کرے

(۲) مسلمانوں کی جہالت کو دور کرنے اور علم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے دل کھول کر اسلامی تعلیمی اداروں کو چندے دے اور دلوائے۔ اور دیہاتی مسلمانوں کے لئے معلم رکھ کر اصل اسلام سے واقف کرائے

(۳) مسلمانوں کی بے کاری افلاس کا احساس کرے اور ان مزدور اور کسانوں کو سود کی بلا سے نجات دلائے

کانگرس کے یہ تین احسان۔ مذہبی ذہنی۔ اور مادی ایک احسان کی قدر کرنے والی قوم پر جو اثر کریں گے۔ وہ دیرپا ہوگا۔ ہندوستان کو ایک قوم بنانے میں مدد دے گا۔ ورنہ اگر ہندوستان کا مسلمان (۱) سرحد پار سے آنے والے مہدی کا منتظر رہا اور مذہبی اختلاف پر سنگسار کرنے والے وحشیوں کا موید رہا۔ تو وہ بھی ڈوبا اور ہندوستان کی قومیت بھی خطرہ میں رہی

(۲) اگر جاہل دیہاتی مسلمان کو دھوکہ سے شدھ کرانے کا عمل جاری رہا۔ اور تعلیم سے بے بہرہ رہنے کے باعث اس نے ملک کی حکومت میں اپنا حصہ نہ لیا۔ تو بددلی کا بیج باقی رہا۔ جو درخت بن کر پھل لائے گا۔ اور سومنات وکانگڑہ کے حملہ آوروں کو مذہب کے نام پر کسی اقبال وکفایت اللہ کی دعوت پر حملہ کرنے پر آمادہ کرے گا۔ اور

(۳) اقتصادی بدحالی پڑوسی کی خوشحالی کو برداشت نہیں کرے گی۔ ہندو مسلم نام سے فسادات جاری رہیں گے۔ بمبئی کے مزدور یہی کرتے رہیں گے۔ جواب ہوتا ہے۔

پس کانگرس اپنے شعبہ اسلامیات کو احرار کی بلا۔ جمعیۃ کی جفا سے بچا کر مسلمانوں کو اسلام وملک سے وفا سکھانے کے دیرپا کارآمد اور روشن مستقبل سے ملاقی ہونے والے راستہ پر چلائے۔

(۳)

افسوس کا مقام ہے۔ کہ ہندوستان کا ایک طبقہ اپنے ہی گھر میں پلی اپنے ہی گھر میں پڑھی فارسی وسنسکرت کی آریہ دوہنر (دختر) اردو سے نفرت رکھتا اور نفرت پیدا کر رہا ہے۔ اور اس ہونہار بھارتی کنیا کو ایسے وقت جب کہ اس کے حسن کا چرچا چار دانگ عالم میں ہو رہا ہے۔ جگن ناتھ جی کی رتھ کے سامنے اور کالی کے مندر میں قربان کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ وہ وقت گذر چکا خدا نے شرملا کے لئے پرکشی راج اور دروپد کے لئے کرشن کو عین وقت پر بھیج دیا۔ اننگ پال کی ڈھیلی لاٹھ کا وقت گذر گیا۔ اس کی جگہ قطب مینار نے لے لی شاہجہاں آباد رائے سینا نہ بن سکا۔ وہ مغلوں کی دلی بنا دیا۔ اور بنا رہے گا۔ اسی طرح اردو زبان کے خلاف جو پروپاگنڈا ہے۔ اس کا حشر ہوگا۔ کیونکہ حکومتیں مٹ جاتی ہیں۔ قومیں نابود ہو جاتی ہیں۔ مگر مذہب اور اس مذہب کی ایسی زبان جس میں مقدس ارواح ہوں نہیں مٹا کرتی۔ بالخصوص اگر اسلام وقرآن کی تعلیم کا زندہ کرنے والا موعود کل ادیان کسی چیز کا حامی ہو۔ تو اس کا مٹانا انسانی

382
Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاقت سے باہر ہیں۔ پس اردو کے مخالف یاد رکھیں۔ اور دوست نوٹ کر لیں۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیشتر کلام اردو میں ہے۔ اس لئے عربی کے بعد اردو ایک زندہ مذہبی زبان ہے اور مسیح موعود کے خدام سفید۔ سیاہ زرد۔ سامی۔ لاطینی۔ مشرقی۔ مغربی اقطاع عالم میں اس زبان کو سیکھ رہے ہیں۔ ہندوستان کے نبی "مسیح قدنی" کا ہر غلام اردو سیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اردو دیرسے ایک بین الاقوام زبان کی حیثیت اختیار کر رہی ہے۔

سلسلہ احمدیہ کا پھیلنا مقدر ہے۔ اس کے ساتھ ہی اردو کا پھیلنا بھی لازم ہے اور اس اصل ہندوستان کا نام غیر ممالک میں ہندی ہوگا۔ پس ملک کے ہی خواہ مردہ سنسکرت حروف تہجی اور ویدک زبان کے احیا کا خواب گھر تک محدود رکھیں۔ اور قومی اجتماع قومی لٹریچر۔ قومی حکومت کی دفتری زبان خواہ سردست لاطینی حروف میں ہو۔ ایک کریں۔ اور اردو کی عالمگیریت سے فائدہ اٹھائیں ؎

اخباری کاغذ کی گرانی اور اس کے اسباب و علل

کاغذ کی درآمد اور حکومت کا فرض

حکومت ہند ابھی تک اخباری کاغذ کی درآمد کا صحیح اندازہ لگانے کیلئے اعداد و شمار جمع کر رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلے تین مہینوں میں اخباری کاغذ کی قیمت میں سو فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ اور چونکہ جہازوں کے ذریعہ کاغذ منگانے کے لئے اخبار آرڈر نہیں دے سکتے۔ اس لئے سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسی دوران میں اپریل کے تجارتی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اخباری کاغذوں کی درآمد میں کمی ہو رہی ہے اسی سال اپریل کے مہینے میں ۷۵۰۱ ٹن کاغذ آیا۔ اور ۱۹۳۶ء میں ۹۶۹۱ ٹن آیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قیمتوں میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اخباروں نے کم کاغذ خرچ کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ بھی بات اچھی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بہت سے اخباروں نے مجبوراً اپنے روزانہ پرچوں کے صفحوں میں کمی کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے پبلک کے سامنے تمام مسالہ پہلے جتنا پیش نہیں کیا جا سکتا۔

موجودہ غیر معمولی حالت کو ثابت کرنے کیلئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ درآمدی ٹیکس کی صرف ۲۱ لاکھ روپے کی آمدنی کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ لیکن اس سال تو صرف اپریل ہی میں ۴۴۲۱۲۹ روپے وصول ہو گیا ہے۔ کیونکہ زیادہ وصولی اخباری کاغذات کی قیمت میں اچانک اضافہ ہونے کی وجہ سے ہوئی۔ اس لئے حکومت سے دریافت کرنے پر راستہ صاف ہو گیا ہے۔ ٹیکس پر دوبارہ غور کیا جائے۔ اور یا شرح میں کمی کی جائے۔ اور یا حسب معمول قیمتیں کر دی جائیں۔

یہ بات تعجب میں ڈالنے والی ہے۔ کہ چند مقامات سے اخباروں کے کاغذوں کی قیمتوں میں کمی کرانے کے حق کے خلاف خود غرضانہ پروپیگنڈا جاری کر دیا گیا ہے ان کی دلیلیں یہ ہیں۔ کہ اگر کاغذوں کی امداد دی جاتی ہے۔ تو دوسرے مفاد بھی اپنے سامان کی قیمتوں میں کمی کرانے کی درخواستیں پیش کریں گے۔ دوسرے ڈیوٹی کی کمی سے گھریلو پیداوار پر بھی اثر پڑے گا۔ تیسرے اخبار سے ریونیو میں اضافہ ہوتا ہے۔

یہ تمام باتیں اصلی معاملات کے اتنی زیادہ خلاف ہیں۔ کہ ان کے متعلق حکومت کو پہلے ہی سے مطلع کرنا ضروری تھا۔

۱۔ اخباری کاغذات کی قیمتوں کے اچانک گھٹنے اور بڑھنے کی وجہ سے اخبارات ایک عجیب سی حالت میں ہیں۔

۲۔ چونکہ گھریلو کارخانے اس وقت کاغذ پیدا نہیں کر رہے ہیں۔ اس لئے قیمتوں میں کمی کرنے سے گھریلو کاغذوں کی صنعت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

۳۔ ہندوستانی اخباروں کی حالتوں سے واقفیت رکھنے والا کوئی بھی شخص ایک لمحہ کے لئے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ پیداوار کی قیمت میں اضافہ کی وجہ سے بہت سے اخباروں کو خرچہ برداشت کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ نفع تو بہت دور کی بات ہے۔ سب سے زیادہ قابل غور بات یہ ہے۔ کہ اخبار ایک بہت ضروری اور قیمتی قومی خدمت انجام دیتا ہے اور اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اس کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیئے۔ امید کی جاتی ہے کہ اخباروں کے مالک حکومت کی خدمت میں ایک ڈیپوٹیشن بھیجنے پر زور دیں گے۔ اور افسران کے روبرو اصل معاملات پیش کر دینگے ؎

قادیان کی ٹیم کا کامیاب ٹور

۹ جون کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق سکول سٹاف احمدیہ سپورٹس کلب کے کھلاڑیوں پر مشتمل ایک پارٹی نے سیالکوٹ اور جموں کا سفر کیا۔ ۹ جون شام کو کمرشل کلب سیالکوٹ کے ساتھ ہاکی کا میچ ہوا صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کی ٹیم نے چار گول کئے۔ جس کو کمرشل کلب آخر وقت تک نہ اتار سکی۔ حاضرین نے قادیان کی ٹیم کی کھیل اور [illegible] کی بے حد تعریف کی۔ سول ملٹری گزٹ کے نامہ نگار نے لکھا :۔ سیالکوٹ کے چیدہ کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم کا قادیان کی ٹیم سے شکست کھانا موجب حیرت ہے۔ قادیانی ٹیم کی فارورڈ لائن کا [illegible] قابل تعریف تھا۔

شام کو سیالکوٹ چھاؤنی کے احمدی احباب نے دعوت طعام دی۔

۱۰ جون کو وفد جموں پہونچا۔ جموں کالج نے کھانے اور رہائش کا خاطر خواہ انتظام پرنس ویلز ہوسٹل میں کر رکھا تھا۔ پرنس ویلز کالج اور قادیان ٹیم کے درمیان ہاکی اور فٹ بال کے دو میچ ہوئے۔ جس میں دونو ٹیمیں برابر رہیں۔ ان میچوں میں ہماری ٹیم کے متعدد کھلاڑیوں کو چوٹیں آئیں۔

۱۱ جون کو واپسی پر سیالکوٹ کی مشہور ڈپٹی کمشنر کلب کی ٹیم سے ہاکی کا میچ ہوا۔ گو اس میچ میں ہماری ٹیم بوجہ کھلاڑیوں کے زخمی ہونے کے اور لگاتار میچز کھیلنے کے شکست نہ دے سکی۔ لیکن باوجود اس کے اس نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اور پبلک بے حد محظوظ ہوئی۔ شام کو احمدیہ ایسوسی ایشن مرے کالج نے وفد کو دعوت طعام دی۔ ۱۲ جون کو یہ پارٹی واپس آگئی

خاکسار ظہور الحسن

کارکن اصحاب کے متعلق ضروری ہدایت

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک فیصلہ مندرجہ ذیل الفاظ میں صادر فرمایا تھا۔

"جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عائد ہو سکتا ہے۔ ۲۱ یا اس سے زائد ہوں۔ وہاں پر کارکن یا نمائندہ صرف ایسا شخص ہی مقرر کیا جائے جو باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو"

اس فیصلہ کی تعمیل میں عام جماعتوں کو جن پر اس کا اطلاق ہوتا ہے اس بات کی تسلی کر لینی چاہیئے۔ کہ ان کا کوئی عہدہ دار ایسا نہ ہو۔ جس کا اس فیصلہ کی رو سے کارکن بننا جائز نہ ہو۔ والسلام

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالباتِ تحریک جدید کے متعلق احمدی جماعتوں کے جلسے

شملہ

حسب الارشاد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ۳۰ مئی کو جماعت احمدیہ شملہ کا جلسہ تحریک جدید شیخ عبدالحمید صاحب سیکرٹری مال کے مکان واقع کارٹ روڈ پر منعقد ہوا۔ جماعت کے قریباً سب احباب حاضر تھے۔ مستورات کے لئے بھی پردہ کا انتظام تھا۔ قریباً دو درجن احباب نے مختلف مطالبات پر تقریریں فرمائیں۔ جن میں جماعت کو گذشتہ بقایاجات اور سستیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ان کو دور کرنے اور مزید قربانیوں میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی۔ جلسہ کے صدر محترم نواب خان بہادر چوہدری محمدالدین صاحب ریونیو منسٹر۔ ریاست جودھپور تھے۔ محترم نواب صاحب نے آخر میں ایک نہایت مؤثر اور جامع خطبہ ارشاد فرمایا۔ جسے آپ نے ذاتی تجارب تاریخی واقعات سے مزین کرتے ہوئے تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر نہایت خوبصورتی سے روشنی ڈالی۔ آپ نے دعا کے پہلو پر تقریر فرماتے ہوئے نماز تہجد پڑھنے اور صبح جلدی اٹھنے کی ضرورت پر بہت زور دیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی۔ حضور نے حضرت فاطمہ رضؓ کو صبح کی نماز کے لئے اٹھاتے وقت فرمایا۔ "فاطمہ اٹھو۔ رزق کی بانٹ کا وقت ختم ہو رہا ہے۔" فرمایا وہ قوم جس نے نہ صرف اپنے لئے رزق حاصل کرنا ہو بلکہ ساری دنیا کو بانٹنا بھی ہو۔ جس کے عزائم میں دنیا کو فتح کرنا اور تمام قوموں پر حکومت کرنا ہو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کے لئے صبح اٹھنا کس قدر ضروری ہے۔ بفضل خدا جلسہ شام کے پانچ بجے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ خادم حسین نیاز

بھاگلپور

۳۰ مئی۔ جناب مولوی اختر علی صاحب کے مکان احمدیہ بلڈنگز واقع محلہ رام سر شہر بھاگلپور میں شہر کے احمدی مردوں و بچوں کا اجتماع ہوا۔ اور مولوی محمد ایوب صاحب ڈپٹی کلکٹر اور مولوی اختر علی صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس نے انیس مطالبات تحریک جدید کے حاضرین کو پڑھ کر سنائے۔ اور پروفیسر علی احمد صاحب نے ان مطالبات پر مختصر تقریر کی۔ حضرت مولانا عبدالماجد صاحب مدظلہ العالی امیر جماعت احمدیہ صوبہ بہار کے دولت کدہ پر اسی تاریخ کو ایک جلسہ احمدیوں کا منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا نے مطالبات مذکور پر تقریر فرمائی اور جملہ مطالبات سامعین کو پڑھ کر سنائے۔

موضع جمگاؤں کی احمدی مستورات نے بھی یوم تحریک جدید منایا۔
خاکسار۔ ابوالخیر محمد سعید (حکیم)

وزیرآباد

۳۰ مئی۔ جماعت احمدیہ وزیرآباد کا جلسہ مسجد محمودیہ میں زیر صدارت ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب ایل ایس۔ ایس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت مختصر لیکن جامع الفاظ میں بیان کی۔ ماسٹر فضل الٰہی صاحب نے تحریک جدید کے مالی مطالبات اور بابو محمد ابراہیم صاحب عابد نے تبلیغی مطالبات کی وضاحت کرتے ہوئے نہایت پرجوش تقریریں کیں۔ اور جماعت کو ان مطالبات میں حصہ لینے کی پرزور الفاظ میں تحریک کی۔ ان کے بعد خاکسار نے تحریک جدید کے شاندار نتائج" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے واضح کیا۔ کہ انبیاء کی جماعتیں مجاہدات کی بھٹی میں سے گذر کر ہی دینی و دنیوی کامیابی حاصل کیا کرتی ہیں۔ تحریک جدید مشق ہے ان کامیابیوں کے حصول کے لئے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اپنی اس برگزیدہ جماعت کے لئے مقرر کر رکھی ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں سادہ زندگی۔ بیکاری کو دور کرنا۔ غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے نکل جانا۔ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا۔ وغیرہ وغیرہ مطالبات کی حکمت بیان کرتے ہوئے خاکسار نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ اگرچہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ تحریک تین سال کیلئے جاری فرمائی ہے۔ لیکن کیا ان میں سے کوئی مطالبہ بھی ایسا ہے جو ہم اب اختیار کر چکے ہیں۔ لیکن آئندہ کسی وقت اس کی بھی ضرورت نہ رہے۔ نیز واضح کیا کہ ان کامیابیوں کے حصول میں جو دیر واقع ہو رہی ہے۔ وہ صرف ہماری وجہ سے ہی ہے۔ جس قدر ہم سے کمزوریاں وقوع میں آئیں گی اسی قدر وہ وعدے دور ہوتے چلے جائیں گے۔ مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا واقعہ پیش کیا۔ خاکسار نے یہ بھی واضح کیا۔ کہ اس تحریک کے جاری ہونے سے افراد جماعت کو کن کن انفرادی۔ قومی سیاسی۔ مالی۔ اقتصادی۔ تبلیغی اور روحانی فوائد حاصل ہوئے اور کس قسم کی ذہنی اور روحانی دماغی بیداری پیدا ہوئی ہے۔ بالآخر صاحب صدر نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے حاضرین سے دعا کی درخواست کی۔ جلسہ ۲ بجے برخاست ہوا۔
خاکسار ابوالحفیظ شاہ محمد

سیالکوٹ

۳۰ مئی۔ جلسہ تحریک جدید زیر صدارت امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ۱۹ مطالبات پر مختلف احباب جماعت نے تقریریں کیں۔ اور جماعت کو ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔
خاکسار:۔ محمد دین

آبنہ

بموجب ارشاد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۳۰ مئی کو تحریک جدید کا جلسہ کیا گیا۔ جس میں متعدد دیہات کے دوست شامل ہوئے چوہدری اسعدالدین صاحب اور خاکسار نے بوضاحت تمام مطالبات کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔
سید لال شاہ

دھوری

۳۰ مئی۔ انجمن احمدیہ دھوری کا جلسہ تحریک جدید زیر صدارت شیخ عبادالله خان صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ پہلے صاحب صدر نے تحریک جدید کی اہمیت پر مختصر تقریر کی اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ اور تمام مطالبات احباب کے ذہن نشین کرائے۔ آخر میں سید محمد علی شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال نے تحریک جدید کی اہمیت پر مدلل تقریر کی۔ اور احباب کو اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی
عبدالغنی سکرٹری۔

رینالہ خورد

حسب ہدایات مرکز ۳۰ مئی جلسہ

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔پی صوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ ہے۔

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائیزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب وملت کے طلباء کے لیے یہ سکول کھلا ہے گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کردی ہے جو ماہوار لی جاتی ہے پراسپکٹس مفت مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ تحریک جدید منعقد کیا گیا۔ اور سب دوستوں نے وعدہ کیا کہ وہ تمام مطالبات پر حتی الامکان عمل کریں گے۔ اسی طرح مستورات نے بھی تمام مطالبات پر کاربند رہنے کا وعدہ کیا۔

خاکسار:۔ محمد عبد اللہ

اٹھوال

۳۰ مئی۔ جماعت احمدیہ اٹھوال کا جلسہ زیر صدارت چوہدری فضل دین صاحب قائم مقام امیر جماعت منعقد ہوا۔ طلباء سکول نے نظمیں پڑھیں جلوس نکالا پھر خاکسار نے تمام مطالبات پر تقریر کی۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

خاکسار:۔ محمد رمضان

جھکواں

۳۰ مئی۔ حسب الارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ جھکواں کا غیر معمولی جلسہ زیر صدارت سید محمد الیاس صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے تحریک جدید کے مطالبات تفصیل سے پیش کرتے ہوئے احباب کو م

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نورِ نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونیکے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اسکی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ دیتا ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

383

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمٰی ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بداثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ آپ کو چاہیئے۔ ہومیوپیتھی سیکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سکرٹری کو دیں مفت مشورہ لیں۔

ایم۔ اتیچ۔ احمدی۔ کاسگنج جنکشن۔ یو۔ پی

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری وغیرہ جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کرے۔ اس پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے تیار کیا ہے۔ جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے۔ اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں۔ فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل تعالیٰ شفایاب ہو چکے ہیں۔ یہ ۱۹۲۳ء سے ہندوستان میں فروخت ہو رہا ہے۔ احمدی بھائی بھی اس سے فائدہ اٹھائیں اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ اور نہ ہی آبلہ پڑتا ہے طلاء کے ہمراہ حسب مقوی بادیہ روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کیواسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ہے۔ چار بکس عہ

ایس ایم عثمان اینڈ کو رڑکی یو پی

قادیان میں دوکانوں کے خریداروں کو خوشخبری

اکثر احباب دریافت کرتے رہتے ہیں۔ کہ دوکانوں کیلئے کوئی زمین قابل فروخت ہو تو ہمیں اطلاع دی جائے۔ اب ایک موقع نکلا ہے! اڈہ خانہ اور کارخانہ ہوزری کی طرف جہاں کم و بیش ۵۰ فٹ کی سڑک کا نیا شاندار بازار بن رہا ہے۔ ۸ دوکانیں ۵۰ فٹ کی سڑک پر اور دو دوکانیں ۲۰ فٹ کی سڑک پر نیز ان دوکانوں کے پیچھے ایک احاطہ بھی قابل فروخت ہے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بحوالہ ریزولیوشن ۵۰۱ع ۳۶-۹-۲۱ اس جائداد کو نیلام کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ یہ جائداد بہت قیمتی اور باموقعہ ہے لہذا یہ فائدہ مند جائداد موقعہ پر ۲۰ جون کو منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان بوقت ۵ بجے شام نیلام کرینگے۔ زر نیلام کا ۱/۴ حصہ فوراً وصول کیا جائیگا۔ اور بقیہ ۳/۴ حصہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر وصول ہوگا۔ خواہشمند اصحاب ٹھیک وقت مقررہ پر پہنچکر بولی دیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان میں مکان بنانے کا موقعہ

محلہ دار البرکات قادیان میں جو ریلوے سٹیشن کی طرف واقعہ ہے بہت سے دوست وہاں مکان بنانے کے لئے زمین خرید کرنے کے خواہشمند تھے۔ اب محلہ دار البرکات میں ریلوے سٹیشن کی طرف چند قطعات جو کنال کنال کے تجویز کئے گئے ہیں۔ قابل فروخت ہیں۔ یہ قطعات صرف انہی دوستوں کو دئے جائینگے جن کی طرف سے درخواست خریداری بمعہ قیمت کے پہلے آدے گی۔ ہر قطعہ کے ساتھ دو دو راستے تجویز کئے گئے ہیں۔ یہ قطعات بہت باموقعہ ہیں۔

تفصیل قیمت حسب ذیل ہوگی

۱۔ جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۱۰-۱۰ فٹ کے ہونگے اس قطعہ کی قیمت للعہ فی کنال

۲۔ جس قطعہ کے ملحق دو راستے ایک ۱۰ فٹ کا اور ایک ۲۰ فٹ کا ہوگا اس کی قیمت للعہ ۲عہ فی کنال

۳۔ جو قطعہ ۲۰-۲۰ فٹ کے دو راستوں پر واقعہ ہوگا۔ اس کی قیمت للعاضہ فی کنال ہوگی۔

خرید کرنے والے اصحاب فوراً مندرجہ بالا اعلان کے مطابق درخواست خریداری اور روپیہ بھجوا دیں۔ صدر انجمن سے منظوری حاصل ہونے پر اپنے دوستوں کو سند فروخت اراضی اور قبضہ موقعہ پر دیدیا جائیگا۔ جو دوست رجسٹری یا انتقال کرانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کرا سکتے ہیں۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

چٹاگانگ ۱۳ رجون۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے نمائندہ پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ وزیر ہند نے مفاہمت کے راستہ میں زبردست روکاوٹ پیدا کر دی ہے۔ کانگرس کی زبردست رائے تھی۔ کہ سمجھوتہ ہو جائے۔ تاکہ تعطل کا خاتمہ ہو سکے۔ لیکن اب مفاہمت مشکل نظر آتی ہے۔ کانگرس اب جھکنے کے لئے تیار نہیں۔

لاہور ۱۳ رجون۔ ایڈمنسٹریٹر لاہور کے مجوزہ ہاؤس ٹیکس کے خلاف احتجاج کے طور پر آج میونسپل ریفارم پارٹی کے پروگرام کے مطابق شہر میں بارہ بجے تک ہڑتال رہی۔

ماسکو ۱۳ ر اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ روس کے ۸ جرنیلوں کو اس جرم میں سزائے موت کا حکم دیا گیا ہے کہ انہوں نے حکومت روس کا تختہ الٹنے کے لئے دوسرے ممالک سے سازباز کی۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ان ۸ جرنیلوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۳ رجون۔ باغی لیڈر حکومت باسک کو دھمکی دے رہے ہیں کہ بلباؤ پر ان کا اقدام شدید ترین ہوگا۔ اور باغی فوجیں ۳۰۰ طیاروں سے بمباری کریں گی۔

شملہ ۱۳ رجون۔ آج کل یہاں پنجاب کی آئندہ گورنرشپ کے متعلق بڑی دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ افواہ ہے۔ کہ سر ہنری کریک۔ سر آئبر مشکالف اور سر گلینسی تینوں پنجاب کی گورنری کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ دوسری افواہ ہے۔ کہ مسٹر آر۔ اے۔ بٹلر کو پنجاب کا گورنر بنایا جائے گا۔

لکھنؤ ۱۳ رجون۔ مشہور بنگالی تیراک مسٹر رابن چیٹرجی نے ہاتھ اور پاؤں باندھ کر تیرنے کا ریکارڈ توڑ دیا۔ وہ ایک تالاب میں ۸ بج کر ۳۰ منٹ پر داخل ہوئے۔ اور ریکارڈ توڑ دینے کے باوجود ابھی تالاب میں تیر رہے ہیں۔

پونا ۱۳ رجون۔ ہندوؤں نے ساٹھ اشخاص پر مشتمل ایک "مجلس جنگ" بنائی گئی ہے۔ جو سونیا مارؤتی مندر سے متعلقہ واقعات کا معائنہ کرے گی۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو اگلے سال پھر سول نافرمانی کی جائے گی۔

پونچھ ۱۳ رجون۔ قرآن مجید کی توہین کرنے والے سپرنٹنڈنٹ جیلی رام سنگھ کو معطل کر دیا گیا۔ لیکن ہندو اسے فرقہ وار رنگ دے رہے ہیں۔ اور جلوس وغیرہ نکال کر حالات کو بد سے بدتر بنا رہے ہیں۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں حکومت کشمیر سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ اس سلسلہ میں تاخیر سے کام نہ لے اور تحقیقات کے لئے فی الفور تحقیقاتی ٹریبونل مقرر کر دے۔

شملہ ۱۳ رجون۔ کانگرسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ اب کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان مصالحت کا راستہ مسدود ہو چکا ہے۔ عنقریب کانگرسی لیڈروں کی ایک کانفرنس بمبئی میں بلائی جائے گی۔ تاکہ اس صورت حالات پر غور کیا جائے۔ جو وزیر ہند کے اعلان سے پیدا ہو گئی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کا ارادہ ہے۔ کہ ایک بار پھر سول نافرمانی شروع کی جائے۔

لنڈن ۱۳ رجون۔ یورپ کے بعض حصوں میں ان دنوں شدت کی گرمی پڑ رہی ہے۔ دی آنا میں ۱۵ دن سے درجہ حرارت ۹۰ سے زیادہ ہے سینما اور تھیٹر بند کر دئے گئے ہیں برلن کا درجہ حرارت ۹۵ ہے۔ گذشتہ اسّی سالوں میں صرف ایک مرتبہ درجہ حرارت اس حد تک پہنچا ہے۔ پولینڈ میں شدت کی گرمی محسوس کی جا رہی ہے۔

امرتسر ۱۳ رجون۔ گندم ہاڑ ۲ روپیہ ۱۵ آنے ۸ دمڑی۔ نخود ہاڑ ۲ روپے ۷ آنے ہے۔

پونا ۱۳ رجون۔ نیشنل لبرل فیڈریشن آف انڈیا کا ایک اجلاس یہاں منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ گورنمنٹ اور کانگرس سے اپیل کی گئی۔ کہ باہمی اعتماد اور خلوص سے موجودہ تعطل کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ علاوہ ازیں اجلاس کی طرف سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ کانگرس پارٹی کی اکثریت والے صوبوں میں گورنر اسمبلیوں کا اجلاس فوراً طلب کریں۔

لنڈن ۱۳ رجون۔ لینن گراڈ سے "ڈیلی کرانیکل" کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ سٹالن کی سخت گیری نے قدامت پسند بولشویکوں کو انقلاب برپا کرنے پر اکسا دیا ہے۔ بہت سے اشخاص پر ٹراٹسکی کے حامی ہونے کا شبہ کیا جاتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں محکمہ سراغرسانی ایک سازش کا سراغ لگانے میں مصروف ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ملک کے گوشہ گوشہ میں انقلابی سازشوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ اور ایک خفیہ گروہ سٹالن کے قتل کے منصوبے کر رہا ہے۔ اس خطرہ کے پیش نظر سٹالن کی اقامت گاہ پر فوجی پہرہ بٹھا دیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۱۳ رجون۔ شیخ مشیر حسین قدوائی نے ایک بیان میں لکھا ہے کہ وہ بیت المال کے قیام کے لئے مسٹر جناح کی اپیل کی تائید کرتے ہیں بشرطیکہ مسٹر جناح کا مطمح نظر مکمل آزادی کا حصول ہو۔ مزید لکھا ہے۔ چونکہ اسلام نہ صرف مذہبی لحاظ سے مکمل ہے۔ بلکہ دنیا کے اور شعبوں میں بھی کامل ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو اپنی فلاح کے لئے فنڈ قائم کرنا چاہیئے۔ جس کے لئے ہر مسلمان سے زکوٰۃ طلب کی جائے۔

شملہ ۱۳ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور میں ہاؤس ٹیکس ضرور عائد ہوگا۔ موجودہ پروٹسٹ کا غالباً اتنا اثر ہوگا۔ کہ شرح میں تخفیف ہو جائیگی نیز معلوم ہوا ہے۔ کہ ہاؤس ٹیکس کے نفاذ کے بعد بلدیہ کو بحال کر دیا جائے گا۔

کلکتہ ۱۳ رجون۔ افواہ تھی۔ کہ کابینہ بنگال اس کوشش میں ہے کہ سیاسی نظربندوں کو رہا کر دیا جائے لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر بنگال اس کے حق میں نہیں۔

پونا ۱۳ رجون۔ سر ڈی۔ بی۔ کوپر وزیر اعظم بمبئی نے سونیا مارؤتی مندر۔ مسجد اور ملحقہ زمین کا معائنہ کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ یہ معائنہ اس سرکاری اعلان کے مطابق ہے۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ حکومت اس قضیہ کی کوئی تسلی بخش صورت نکالے گی۔ تمام صورت حالات کا جائزہ لینے کے بعد اور سرکاری رپورٹوں کا مطالعہ کرنے کے بعد دونوں جماعتوں کے مقتدر اشخاص کو اپنا اپنا بیان پیش کرنے کے لئے طلب کیا جائیگا۔ تاکہ تصفیہ کی کوئی صورت نکل آئے۔

لاہور ۱۳ رجون۔ ڈاکٹر اشرف سکرٹری شعبہ اسلامیات کانگرس اور سید سجاد ظہیر پنجاب کے مختلف علاقوں میں دورہ کر کے مسلمانوں کو کانگرس کے قریب لانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں ۱۵۔ صوبہ سرحد کی اسمبلی کے ایک ممبر نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ سرحد اسمبلی کے ہر ایک ممبر کو ایک ہزار روپیہ سالانہ الاؤنس ملا کرے۔

بمبئی ۱۳ رجون۔ آج صبح بھنڈی بازار میں ایک مسلمان کے ہاتھوں ایک پولیس کانسٹیبل پر قاتلانہ حملہ کرنے کی وجہ سے سارے شہر میں پھر خوف و ہراس پھیل گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس کانسٹیبل نے ایک مشتبہ مسلمان کو جو بازار میں سے جا رہا تھا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی